



(Seerah)

Quiz Competition on The Greatest Man to Ever Live

صلي الله عليه وسلم

Second Level

2

Age: 5 to 10 Years

Compiled by :

شيخ ارشد بشير عمري مدني

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.

Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

+91 92906 21633 (whatsapp only)

www.abmqurannotes.com

www.askislampedia.com

www.askmadani.com



ASK ISLAM PEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

Free Online Islamic Encyclopedia

Jazakallahu Khairan

Arshad Basheer Madani

founder of
www.askislampedia.com

00919290621633

Whatsapp

- **Muhammad
sallallahualaihi wasallam
ki zindagi ke bare mai
padhne ka shouq kaise
paida karen?**

سیرت انبى صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

صلی اللہ علیہ وسلم

کی زندگی کے سنہری واقعات

مکہ

- 1- پیدائش سے نبوت تک
- 2- نبوت سے ہجرت تک
- 3- ہجرت سے وفات تک



پیدائش سے

1

نبوت تک

پیدائش سے نبوت تک

اس باب میں حیات طیبہ کے 3 پہلو آپ کے سامنے رکھے جائیں گے:

1- نبی ﷺ کی 30 ایسی خصوصیتیں جو صرف آپ ﷺ کو ملیں کسی اور کو نہیں ملیں۔

2- جس وقت آپ ﷺ کو نبی بنایا گیا اس وقت دنیا کے حالات کیا تھے؟

3- پیدائش سے لے کر نبوت کی زندگی تک 13 ایسے نقاط جن کے ذریعہ سے

سیرت کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو سکے۔

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی 30 خصوصیات

خصوصیت 1: نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے آپ کے بارے میں گزشتہ ہر نبی نے پیشن گوئی دی۔ (سورة آل عمران: 18)

خصوصیت 2: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کسی خاص زمانے کے لئے یا خاص لوگوں کے لئے نہیں تھے، ساری انسانیت کے لئے اور رہتی دنیا تک کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا. (سورة سبأ: 28)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. (سورة الانبياء: 107)

ہم نے صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ سارے عالموں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔

لمحیرہ فکر

نصاری عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا پیش کرتے ہیں کہ اس کی وجہ سے مسلمان بھی عیسائیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ کیوں کہ:

1- ان کو دین کا صحیح علم نہیں ہے۔

2- یہ لوگ جمعہ کے خطبات سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

3- کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے۔

4- بس ان کو اتنا معلوم ہے کہ قرآن میں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کچھ ہے۔

آج کل کے لوگ کچھ اس طرح کی چیزیں انٹرنیٹ پر پڑھ کر متاثر ہو رہے ہیں کہ ”اس دور کے لئے عیسیٰ

علیہ السلام ہی بہتر ہیں“ اور پھر نعرہ لگاتے ہیں: weLove Jesus, Love Jesus

ہماری ذمہ داری

ہماری ذمہ داری ہے کہ ان کو سمجھائیں کہ ہمارے نبی ﷺ رحمتہ للعالمین ہیں۔

Love کے مقابلے میں رحمت بہت بڑی چیز ہے۔ ہم کو حق نہیں کہ کسی نبی کے مقام کو کم بتائیں۔

اللہ نے جب ایک نبی کی فضیلت بیان کی ہے تو اس کو اچھے طریقہ سے بیان کرنا چاہئے تاکہ لوگ غلط فہمی کے شکار نہ ہوں۔

خصوصیت 3: رسول اللہ ﷺ کے آنے کے بعد اس سے پہلے جتنی کتابیں تھیں جتنی شریعتیں تھیں سب منسوخ ہو گئیں۔

اب صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت ہی چلے گی۔
قرآن مجید اور مقبول احادیث کی شکل میں۔

جس طریقہ سے نبی نے سمجھا اور صحابہ کو سمجھایا، اور صحابہ نے جو سیکھا اور سکھایا، وہی اسلام قیامت تک چلنے والا ہے، اب اس کے علاوہ کوئی

شریعت آنے والی نہیں ہے۔ (سورۃ البقرہ: 106)

خصوصیت 4: قیامت کے دن سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کے پیروکار ہوں گے۔ (صحیح بخاری: 5705)

یعنی قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروی کئے جانے والے نبی،

سب سے زیادہ پیروکار اسی نبی ﷺ کے ہوں گے۔

اللہ ہم سب کو اسی نبی کی پیروی میں مرتے دم تک قائم رکھے۔

خصوصیت 5: اللہ کے رسول خاتم النبیین ہیں۔ (سورۃ الاحزاب: 40)
یعنی اب کوئی نبی اور رسول آنے والا نہیں ہے۔

خصوصیت 6: رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ قرآن اور صحیح احادیث قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ ”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ“ (سورۃ الحجر: 9)
سورۃ قیامہ میں اللہ نے بتایا کہ قرآن بھی نازل کیا اور اس کی شرح بھی نازل کی اور دونوں کے حفاظت کی ذمہ داری بھی لی ہے۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾
(سورۃ القیامہ: 17، 18، 19)

خصوصیت 7: رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے نتیجہ میں امت آج بڑے بڑے عذابوں سے بچتی ہوئی ہے۔
 عاد پر عذاب آیا، ثمود پر عذاب آیا، قوم لوط پر عذاب آیا، جبکہ وہ گناہ آج بھی موجود ہیں، غرور موجود ہے تکبر
 موجود ہے، گناہ بھی موجود ہیں اس کے باوجود بھی عذاب نہیں آرہے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہماری
 خصوصیت ہے بلکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ نبی ﷺ نے دعا کی تھی، کہ اے اللہ میری
 امت کو بڑے عذابوں سے بچالے۔ دعا کی وجہ سے ہم بچے ہوئے ہیں۔

(اس لئے آپ پر درود پڑھنا لازم ہے آپ کی عزت کرنا لازم ہے۔) اِنَّهُ رَاقِبٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰيْلَةَ كُلَّهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَهُ خُبَابٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايَ اَنْتَ وَاُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتُ اللّٰيْلَةَ صَلَاةً مَا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتُ نَحْوَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجَلٌ لِّهَا صَلَاةٌ رَغِبٌ وَرَهْبٌ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اِثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا
 اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَّمَ قَبْلَنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يَظْهَرَ عَلَيْنَا عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يَلْبَسُنَا شَيْعًا فَمَنْعَنِيهَا.

الراوي: خباب بن الأرت | المحدث: الألباني | المصدر: صحيح النسائي

الصفحة أو الرقم: 1637 | خلاصة حكم المحدث: صحيح

خصوصیت 8 : اللہ نے نبی کی زندگی کی قسم کھائی ہے۔ (سورۃ الحجر: 72)
اللہ جس کی چاہے قسم کھا سکتا ہے جیسے زیتون، انجیر، چاشت، رات وغیرہ لیکن
ہمارے لئے فرض ہے کہ صرف اللہ کی قسم کھائیں نہ مہ مخلوق کی۔

خصوصیت 9: قبر میں جو سوالات ہوں گے اس میں نبی کے بارے میں بھی پوچھا
جائے گا۔ (صحیح بخاری: 1374)

خصوصیت 10 : قرآن میں اللہ نے نبی کہہ کر پکارا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ. (سورة الانفال: 64)

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ. (سورة المائدة: 67)

جس کو اللہ نبی مان لے اور ہم نہ مانیں تو گمراہ ہو جائیں گے۔

خصوصیت 11: نبی کا دفاع کوئی کرے یا نہ کرے لیکن اللہ نے کرنے کا وعدہ کیا،

اگر ہم دفاع کریں گے تو ہمارا بھلا ہے اگر نہیں کریں گے تو اللہ تو کرنے والا ہے۔

اللہ خود کہتا ہے:

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ. (سورة الحجر: 95)

خصوصیت 12: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کا سینہ پاک کیا۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ ۙ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ ۙ (سورة الشرح: 1-4)

ترجمہ: کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا (1) اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا (2) جس نے
تیری پیٹھ توڑ دی تھی (3) اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا (4)

جب بھی موزن اللہ کی گواہی دے گا وہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دے گا۔

خصوصیت 13: نبی ﷺ کی اگلی پچھلی ساری چوک معاف کر دی گئیں۔ (سورة الفتح: 2)

خصوصیت 14: نبی ﷺ پر ایسی سورتیں نازل کی گئی جو کسی نبی پر نازل نہیں کی گئیں

تھیں۔ جیسے سورة الفاتحة اور سورة ق سے سورة الناس تک ”فضلت بالمفصل“ مجھے مفصل

دے کر فضیلت دی گئی۔ (سلسلہ صحیحہ: 1480)

خصوصیت 15: نبی ﷺ تمام انبیاء میں افضل ہیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ. (سورة البقره: 253)

وہ رسول جن میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت دے رکھی ہے۔

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ. (صحیح مسلم: 2278)

میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار رہوں گا، اور یہ نبی فخر کے طور پر نہیں بیان کر رہے ہیں۔

خصوصیت 16: اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ نبی ﷺ کی اطاعت بھی فرض

قرار دی، وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ. (سورة المائدة: 92)

اگر کوئی حدیث کو نظر انداز کرتا ہے تو اپنے ایمان کا جائزہ لینا ہو گا۔

خصوصیت 17: وسیلہ، فضیلہ، مقام محمود نبی ﷺ کو حاصل ہو گا۔

نبی ﷺ نے کہا میری شفاعت ہر اس آدمی کو ملنے والی ہے جو شرک نہ کرتا ہو، (صحیح مسلم: 199)

خصوصیت 18: جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا، قبروں میں سے سب سے پہلے رسول

اللہ ﷺ اٹھائے جائیں گے۔ (صحیح مسلم: 2278)

خصوصیت 19: سب سے پہلے جنت میں جانے والے نبی ﷺ ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور

دروازہ کھلو آؤں گا چونکہ اے پوچھے گا: تم کون ہو؟ میں کہوں گا: محمد! وہ کہے گا: آپ ہی کے واسطے

مجھے حکم ہوا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولنا۔“ (صحیح مسلم: 197)

خصوصیت 20: سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے والے نبی ﷺ ہوں گے۔

(صحیح بخاری: 7437، صحیح مسلم: 182)

خصوصیت 21: ہر نبی کو ایک دعا کے قبول ہونے کے موقعہ دیا گیا تھا میں نے
قیامت کے لئے اٹھار کھی ہے۔ (صحیح مسلم: 199)

خصوصیت 22: امتیوں میں سب سے اعلیٰ امت، امت محمدیہ ہوگی۔ (سورۃ آل عمران: 110)

خصوصیت 23: نبی ﷺ کا تھوک، نبی ﷺ کے بال، نبی ﷺ کا پسینہ برکت

والا بنایا گیا۔ (صحیح مسلم: 1305، صحیح بخاری: 6281)

خصوصیت 24: یوم الجمعہ کی خصوصیت صرف امت محمدیہ کی ہے۔ (صحیح مسلم: 856)

خصوصیت 25: وضوء کے اعضاء چمکتے ہوں گے۔ (صحیح بخاری: 136، صحیح مسلم: 246)

خصوصیت 26: امت وسط کہا گیا۔ (سورۃ البقرۃ: 143)

خصوصیت 27: جنت میں سب سے زیادہ امت محمدیہ ہوگی۔ (سلسلہ صحیحہ: 849)

خصوصیت 28: انبیاء کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ (سنن ابوداؤد: 1531)

خصوصیت 29: شیطان نبی ﷺ کا روپ اختیار نہیں کر سکتا۔ (صحیح بخاری: 6994، صحیح

مسلم: 2266)

خصوصیت 30: آپ ﷺ کا ذکر آنے پر درود پڑھنا واجب ہے۔ (سنن ترمذی:

3545)

عرب اور دنیا کے حالات



(یمن، کسری، روم اور پوری دنیا)

www.askislampedia.com 00919290621633Whatsapp

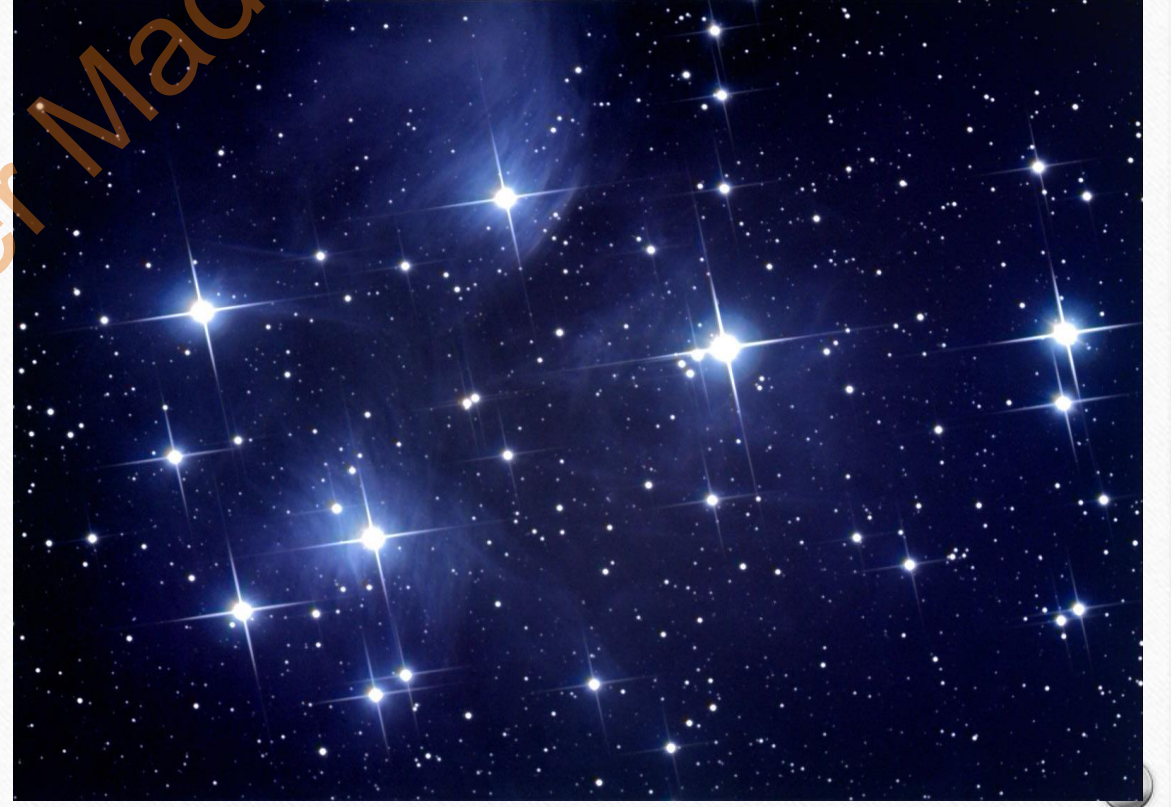
Arshad Bashir / Madani Notes

یمن میں تاریخی اعتبار سے ملکہ سبا تھی، سورہ نمل اور سبا کے مطابق وہ سورج کی پوجا کرتی تھی، یمن میں ناشکری تھی، بیٹھے بیٹھے پھل تھے لیکن عذاب سے کڑوے ہو گئے، سورہ بروج کے مطابق ایسے جابر بادشاہ تھے جو لوگوں کو گڑھوں میں زندہ جلایا کرتے تھے۔

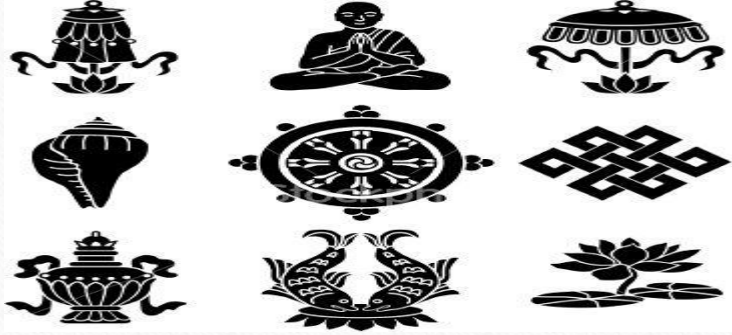


ایک طرف یمن میں ایک ایسا بادشاہ بھی تھا جس نے کعبہ کو ڈھانے کا پلان بنایا۔ اس ملک میں کوئی ایسا نہیں تھا جو انسانیت کو راستہ بتا سکے۔

دوسری طرف کسری کے لوگ ہیں۔ یہ لوگ آگ اور تاروں کی پوجا کیا کرتے تھے۔



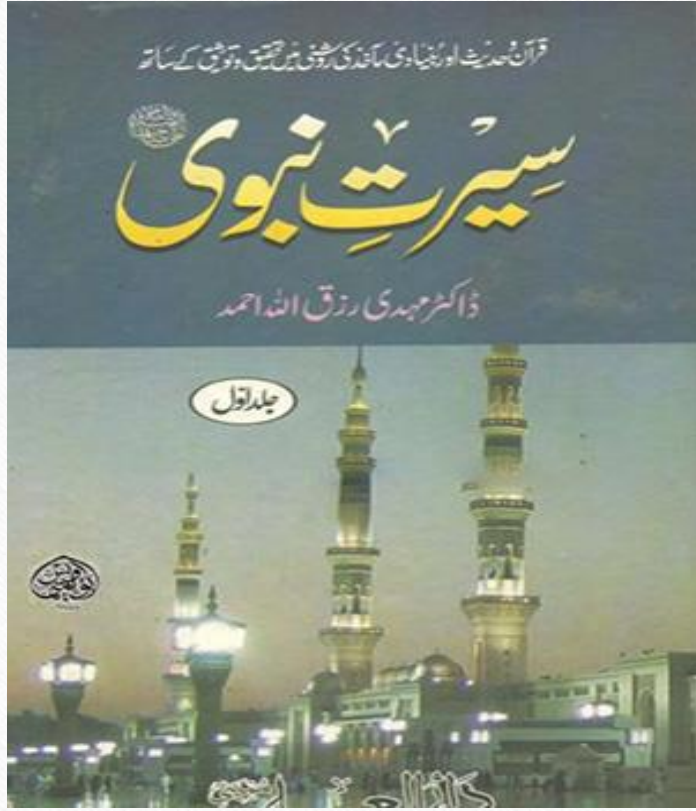
تیسری طرف روم کے لوگ ہیں یہاں پر تین کو ایک خدا کہنے
والے یعنی تثلیث کے قائل تھے اور بت پرستی بھی تھی۔



چوتھی طرف چین میں بدھ ازم تھا ان کو شک تھا کہ خدا ہے یا
نہیں؟ جس قوم کو خدا کے بارے میں شک ہو وہ دوسروں کو
خدا کا راستہ کیا بتا سکتی ہے؟

اور ایک طرف ہندوستان کی ایک بڑی قوم پائی جاتی تھی، جو کبھی
درختوں کی پوجا کرنے والی، کبھی سانپوں کی پوجا کرنے والی، کبھی
گائے کی پوجا کرنے والی، ساتھ ہی طبقاتی کشمکش میں الجھی ہوئی تھی۔





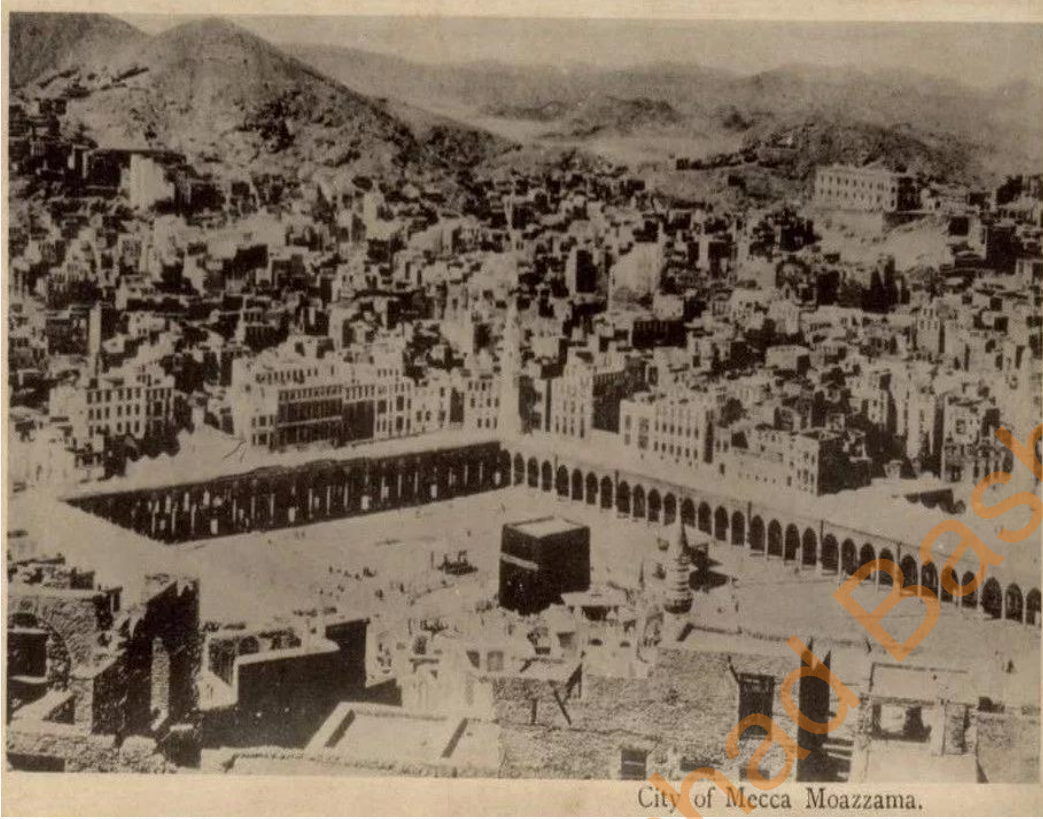
ان حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر رزق اللہ مہدی اپنی کتاب السیرة النبویة الصحیحة میں کہتے ہیں :

چھٹی اور ساتویں صدی میں انسانیت، جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی، بت پرستی عام تھی، خرافات پھیلے ہوئے تھے، قبائلی عصبیت عام تھی، اجتماعی خرابیوں کی بھرمار تھی، ساری فطری چیزیں بدل چکی تھیں اللہ کے رسول نے اسی کی منظر کشی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ. (صحیح مسلم: 2865)

اللہ نے دیکھا عربوں کو اور عجمیوں کو، اللہ کو ناراضگی ہوئی، کیوں کہ ایک بھی ایسا آدمی نہیں تھا جو انسانوں کی رہنمائی کر سکے، صحیح راستہ بتا سکے، تو اللہ نے فیصلہ کیا کہ اب آخری نبی پیدا کیا جائے۔

دنیا کے ان پیچیدہ حالات میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:



هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ
لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ. (سورة الجمعة: 2)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول
بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور
انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔

دنیا کی سب سے زیادہ متاثر کرنے والی شخصیت کا تعارف



پیدائش سے نبوت تک

1- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

نبی ﷺ کی ولادت 571 عیسوی کو ہوئی، پیر کادن تھا، ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ محمود باشا فلکی کی تحقیق کے مطابق 9 ربیع الاول ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی طرح عید المیلاد کہنا صحیح نہیں کیونکہ جس دن نبی ﷺ پیدا ہوئے اس دن کو بھی اگر عید کہا جائے تو روزہ حرام ہوگا، حالانکہ نبی ﷺ پیر کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔

2- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت

جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کو دودھ پلایا:

1- آپ کی والدہ آمنہ نے

2- پھر ثویبہ نے

3- پھر حلیمہ سعدیہ نے

مورخین کہتے ہیں کہ آخر الذکر دونوں نے اسلام قبول کیا تھا۔

جب آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا تو ام ایمن نے آپ کی پرورش کی۔

نبی ﷺ رضائی ماں کی بھی قدر کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین میں فتح حاصل کی، لوگوں نے مال

غنیمت کو حاصل کیا، تو ایک شاعر نے کہا اے اللہ کے رسول جس حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا تھا وہ اسی گاؤں کی

رہنے والی تھیں، اتنا کہنا تھا نبی ﷺ نے اپنے مال غنیمت کو لوٹا دیا، مہاجرین نے کہا ہم بھی واپس کر دیں گے، انصار

نے بھی واپس لوٹا دیا، آپ کا معاملہ دیکھ کر سب نے آپ کی رضائی ماں کا خیال کیا۔

3- تسمیہ اور یتیمی

* محمد ﷺ اور أحمد ﷺ مشہور نام ہیں

اللہ نے آپ ﷺ کو یتیم بنایا۔

جسکی کئی مصلحتیں ہو سکتی ہیں کچھ جو سمجھ میں آئیں ان میں سے یہ ہے کہ دنیا والے یہ نہ کہیں باپ نے سکھایا تعلیم دی شاید وہی باتیں آج بتا رہے ہیں، اور یتیمی کا دور اس لئے دکھایا تاکہ مسکینوں کو غریبوں کو ہمت رہے جب نبی ﷺ وسائل نہ ہونے کے باوجود اتنا کر سکتے ہیں تو ہم کو بھی ہمت آتی ہے، یتیم بننا کوئی نحوست کی چیز نہیں ہے دنیا بھر کے مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے ہمت کا ذریعہ ہے۔ (تفصیلات کے لئے سورۃ الضحیٰ کا مطالعہ کریں)

4- شق صدر

صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق جب نبی ﷺ دو سال کے آس پاس تھے فرشتے آتے ہیں نبی ﷺ کو لٹاتے ہیں دل نکالتے ہیں، گندگی کا حصہ نکال دیتے ہیں مسند احمد کی روایت کے مطابق ختم نبوت کی سیل لگائی گئی، پھر دل کو واپس ڈالا گیا، انس رضی اللہ عنہ کے مطابق زمزم کے برتن میں دھویا گیا۔ (البدایہ والنہایہ۔ ابن کثیر)

5- والدہ کے انتقال کے بعد دادا کی پرورش میں رہتے ہیں

ایک مرتبہ بکریاں ڈھونڈنے چلے گئے دیر ہوئی تو دادا نے کہا بیٹے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔ اس سے دادا کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ (المستدرک للحاکم: جلد 2 صفحہ 659) صحیح

6- چاچا کی پرورش میں

چاچا تجارت کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے تھے، ایک مرتبہ ایک راہب نے کہا یہ آئیندہ چل کر نبی بنیں گے، ان کی حفاظت کرنا۔ (درخت اور پتھر کے سلام سے پہچانے) (سنن ترمذی: 3620) شیخ البانی نے صحیح کہا (درخت اور پتھر کے سلام سے پہچانے)

7- دیگر کام

• نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بکریاں اجرت پر چراتے تھے۔ (صحیح بخاری: 2143)

• 8- قوموں کے مسائل کو حل کرنے میں شریک ہوتے تھے۔

• جیسے حلف الفضول میں شرکت کی تھی۔ (صحیح ابن حبان: جلد 10 صفحہ 260)

• 9- تجارت کے لین دین میں ٹال مٹول نہیں کیا کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد: 4836)

• 10- حضرت خدیجہ نے ان کی سچائی کو دیکھ کر نکاح کا پیغام دیا۔ اللہ نے نبی کو باحیا بنایا، بچپن میں ایک مرتبہ ستر کھل گیا تو بے ہوش ہو گئے۔ (مسند احمد جلد 1 صفحہ 312)

11۔ بحیثیت حج

جب حجر اسود کے رکھنے میں اختلاف ہوا تو آپ نے اس کو حل کر دیا۔ (بیہقی جلد 2 صفحہ 56، 57)

12۔ نبوت کی پیش گوئی

نبوت کی پیش گوئیاں ”جن“ بھی دے رہے تھے۔ (سیرت ابن ہشام: جلد 1 صفحہ 268)

13۔ یہ 40 سال زندگی کے بعد غار حرا میں وحی نازل

ہوتی ہے

نبی ﷺ نے کہا مجھے ڈر لگ رہا ہے تو خدیجہ رضی اللہ
عنہا نے کہا 1 آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، 2 آپ سچ
بولتے ہیں، 3 لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، 4 نہیں
کمانے والے کو کمانے کے لائق بناتے ہو۔ 5 مہمان
نوازی کرتے ہو۔ 6 جب لوگ مشکل میں ہوتے ہیں

تو آپ انکی مدد کرتے ہو۔ (صحیح بخاری میں 5 صفحہ 6982 ہیں)

صحیح مسلم میں ایک اور اک صفت کا اضافہ ہے سچ بولتے ہیں

40 سال کے
اخلاق کی گواہی
آپ کے معجزاتی
سیرت کی علامت

!!

سوال و جواب - Q&A

س. 1 سچے اور آخری رسول کا نام کیا ہے؟

ج۔ سچے اور آخری رسول کا نام محمد ﷺ ہے۔

س. 2 آپ ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟

ج۔ سچے اور آخری رسول ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے۔

س. 3 آپ ﷺ کے والد کا نام کیا تھا؟

ج۔ آپ ﷺ کے والد کا نام عبد اللہ تھا۔

س. 4۔ آپ ﷺ کے امی کا نام کیا تھا؟

ج۔ سچے اور آخری رسول ﷺ کے امی کا نام آمنہ تھا۔

س. 5۔ آپ ﷺ کے دادا کا نام کیا تھا؟
ج۔ آپ ﷺ کے دادا کا نام عبد المطلب تھا۔

س. 6۔ رسول اللہ ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
ج۔ رسول اللہ ﷺ 9 / ربیع الاول یعنی 20 اپریل 571ء پیر کے دن مکہ میں پیدا ہوئے۔

س. 7۔ رسول اللہ ﷺ کا بچپن کیسا رہا؟
ج۔ رسول اللہ ﷺ یتیم پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کے بعد آپ ﷺ کو ثویبہ اور پھر حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ چھ سال کی عمر کو پہنچے تو والدہ انتقال کر گئیں جس کے بعد دادا کی کفالت میں رہے۔ آٹھ سال کی عمر کو پہنچے تو دادا انتقال کر گئے جس کے بعد چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت شروع کر دی۔ آپ ﷺ بچپن میں مکہ والوں کی بکریاں چرائے پھر تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔

◆ رسول اللہ ﷺ کو نبوت کس عمر میں ملی؟

◆ چالیس سال کی عمر میں۔

◆ رسول اللہ ﷺ کا پہلا نکاح کب اور کس سے ہوا؟

◆ رسول اللہ ﷺ کا پہلا نکاح خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پچیس سال کی عمر میں ہوا۔

◆ رسول اللہ ﷺ پر جو سب سے پہلے وحی نازل ہوئی وہ کیا تھی؟

◆ سب سے پہلی وحی یہ تھی: (سورہ علق: ۱-۵)

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ	پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا (۱)
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ	جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (۲)
اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ	تو پڑھتارہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے (۳)
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ	جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا (۴)
عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ	جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا (۵)

◆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کیا تھا جنت کی خوشخبری کے ساتھ ساتھ؟

◆ رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے کہا: میں تمہیں ایک سخت عذاب سے خبردار کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں، لہذا اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچاؤ، حکم الہی کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اور فرمایا: قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا (لا الہ الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے)۔

◆ دعوت دین پر کفار قریش کا کیا ردِ عمل رہا؟

◆ جب آپ ﷺ نے جھوٹے معبودوں کا انکار کرنے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت شروع کی تو کفار نے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ستانا شروع کیا۔ کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جو ان کے مظالم سے بچ سکے۔ جب مصیبت حد سے تجاوز کر گئی تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے مکہ ہی میں قیام کیا کہ شاید اہل مکہ مستقبل میں راہِ راست پر آجائیں۔

◆ شعب ابی طالب کا کیا واقعہ ہے؟

◆ کفار نے معاہدہ کیا کہ کھانے کی کوئی چیز مسلمانوں اور ان کے خیر اندیش لوگوں کے ہاتھوں فروخت نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اہل و عیال سمیت ایک پہاڑ کی گھاٹی "شعب ابی طالب" میں پناہ لی اور اس میں تین سال تک محصور رہے۔ کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپ ﷺ نے اور اہل بیت نے برداشت نہ کی ہو۔ بالآخر محاصرہ ختم ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر انچاس برس کی تھی۔

◆ آپ ﷺ کا طائف جانا کیوں ہوا؟

◆ جب چچا ابو طالب اور بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہما کا انتقال ہو گیا گزشتہ واقعہ کے بعد تو کفار کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے۔ آخر آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے اور پیغام حق سنایا۔ مگر وہ اہل مکہ سے زیادہ سنگ دل ثابت ہوئے۔ آپ ﷺ دوبارہ مطعم بن عدی کی حمایت میں مکہ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد معراج ہوئی اور پانچ وقت کی صلاتیں فرض ہوئیں۔

◆ طائف سے واپسی کے بعد کیا ہوا؟

◆ طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ برابر مکہ میں مقیم رہے۔ ہر طرف مصائب و آلام کا سامنا تھا۔ سب کچھ سہتے تھے مگر دعوت حق سے منہ نہ موڑتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے مدینہ کے انصار کو مشرف بہ اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی گئی اور وہ جوق در جوق خفیہ روانہ ہونے لگے۔

♦ آپ ﷺ نے کیسے ہجرت فرمائی؟

دین حق کی اس قدر ترقی اور اہل مکہ کی اس قدر سختیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھی ہجرت کی اجازت دے دی۔ سفر جاری کرنے سے پہلے آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن تک غار ثور میں رہے۔ پھر ساحل کی راہ سے روانہ ہوئے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور رہبر عبد اللہ بن اریظہ ہمراہ تھے۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر قبائلی گاؤں میں ٹھہرے۔ چودہ دن قیام رہا اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔

جمعہ کے دن مدینہ کا قصد کیا۔ وہاں پہنچ کر ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں ٹھہرے۔ پھر مسجد نبوی تعمیر کی۔ مسجد سے لگا ہوا اپنا حجرہ تعمیر فرمایا۔ پھر قرب وجوار میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرے تعمیر کئے۔ سات ماہ بعد ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں سے اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے آئے۔ نبوت کے بعد تقریباً تیرہ (۱۳) سال تک آپ ﷺ مکہ میں رہے۔ ہجرت کے وقت عمر مبارک تریپن (۵۳) برس کی تھی۔

نبوت سے ہجرت تک

2



بخاری کی روایت کے مطابق ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:
محمد ﷺ جب 40 سال کے ہوئے تو اللہ نے آپ کو نبی بنایا، جب
آپ ﷺ کی عمر 53 ہوئی تو ہجرت کی، 13 سال مکہ میں 10 مدینہ میں
گزارے۔

شروع کے 5 سال تکالیف کم تھے، اس کے بعد 8 سال بہت تکلیف کے تھے
، مدنی سورتیں 28 ہیں مکی سورتیں 86 ہیں، پانچ سال میں 45 سورتیں
نازل ہوئیں بقیہ 8 سال 41 سورتیں نازل ہوئیں۔ 41 سورتوں کے مضمون
پڑھیں تو تکالیف کا انداز ہوتا

نزولِ وحی

نزولِ وحی کا واقعہ پیش آیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے گلے لگایا، ”اِقرَأ“ پڑھایا۔ انسان ہونے کے ناطے پریشان ہو گئے۔ نبی ﷺ بیوی کے پاس آئے، بیوی نے تسلی دی: اللہ کی قسم اللہ آپ کو ضائع نہیں کریں گے۔۔۔ سب سے بڑی گواہ بیوی ہوتی ہے۔ گزشتہ سالوں کی گواہی دی۔

قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: كَلَّا أَبَشَرُ، فَوَاللَّهِ، لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، وَاللَّهِ، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى

نَوَائِبِ الْحَقِّ. (صحیح بخاری: 6982 و صحیح مسلم) خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا 1 آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، 2 آپ سچ بولتے ہیں، 3 لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، 4 نہیں کمانے والے کو کمانے کے لائق بناتے ہو۔ 5 مہمان نوازی کرتے ہو۔ 6 جب لوگ مشکل میں ہوتے ہیں تو آپ انکی مدد کرتے ہو۔ (صحیح بخاری میں 5 صفتیں ہیں: 6982) صحیح مسلم میں ایک اور اک صفت کا اضافہ ہے سچ بولتے ہیں

فترۃ الوحی

www.askislampedia.com 00919290621633 Whatsapp

وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہوا۔

جہاں تک 40 دن، یا ایک سال، یا دو سال کی بات ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ اس دوران نبی کے بارے میں کہا جاتا ہے خود کشی کا خیال آتا تھا، بالکل غلط ہے۔ کیوں کہ امام بخاری نے کہہ دیا کہ صحیح بخاری میں تابعین کا خیال تھا جس کو شیخ البانی اور ابن حجر نے وضاحت کی اور بتایا۔ امام بخاری دراصل اس بات کے بے اصل ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

سیرت کی کتابیں۔ ایک تجزیہ

گزشتہ 40 سال کے دوران الر حیق المختوم اور رحمة للعالمین دو مشہور کتابیں لکھی گئیں، ان کا پورا احترام کرتے ہوئے کہتے ہیں مکمل صحیح سیرت پڑھنے کیلئے اور کتابیں اپنے لائبریری میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔ 1- "السيرة النبوية الصحيحة" ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری کی کتاب ہے۔

2- "السيرة النبوية في ضوء المصادر الأصلية دراسة تحليلية" مہدی رزق اللہ کی کتاب ہے جو جامعۃ الملک سعود کے پروفیسر ہیں، اس کتاب کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ آچکا ہے۔

3- "السيرة النبوية كما جاءت في الأحاديث الصحيحة" شیخ الصویان

4- صحیح السیرة النبویة المسماة السیرة الذهبیة للشیخ محمد بن رزق بن طرہونی شیخ طرہونی کی کتاب ہے۔

5- "صحیح السیرة النبویة" شیخ البانی کی کتاب ہے۔

اس کو اپنے گھر میں رکھیں، ان کو اپنے سامنے رکھیں گے تو مضبوط علم حاصل ہو گا ان شاء اللہ۔

سری دعوت

کچھ عرصہ تک آپ ﷺ نے خاموش دعوت کا کام کیا جسے سری دعوت کہا جاتا ہے۔

لیکن 3 سال کہنا زیادہ صحیح نہیں ہے، ثابت شدہ مرویات میں تعیین کی دلیل موجود نہیں ہے۔

السابقون

السابقون، یعنی آغاز میں جس میں چھپ چھپ کر ایمان لاتے تھے۔
اس دوران جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ”جوامع السیرة- ابن حزم“ کے مطابق، ابن
ہشام ج 1 صفحہ 318 سے 324 کے درمیان لکھا ہوا ہے کہ 40 سے 50 لوگوں نے اسلام
قبول کیا، جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ، خدیجہ، زید بن حارثہ، علی، بعض مالی طور پر کمزور لوگ
، یا وہ لوگ جن کو معاشرہ میں بہت دبایا گیا تھا، جیسے بلال، خباب، یاسر، عمار، سمیہ، لینہ
اور اسی طرح معاشرہ کے ذی اثر لوگ نے بھی اسلام قبول کیا جیسے ابو ذر، عثمان بن عفان
، عثمان بن مظعون، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن وقاص، عبد الرحمن بن عوف
، ابو عبیدہ بن الجراح، ار قمر رضی اللہ عنہم۔

جیسے جیسے زمانہ بڑھتا گیا 67 امیروں میں اور غریبوں میں 15 لوگوں نے
اسلام قبول کیا۔

لوگوں کو جو غلط فہمی ہے کہ صرف غریبوں نے کلمہ پڑھا صحیح نہیں ہے بلکہ
امیروں نے بھی پڑھا۔

کفار قریش نے کہا اگر آپ غریبوں کو ہٹائیں گے تو ہم سنیں گے لیکن نبی
نے کہا اسلام میں امیر و غریب کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اللہ کے پاس تقویٰ
والا ہی عزت والا ہے۔

جہری یعنی اعلان والادور

نبی ﷺ نے اپنے قبیلہ والوں کو عزت و اکرام کے ساتھ نام لے کر بلایا۔
علماء کہتے ہیں جب آپ غیر مسلموں کو دعوت دیتے ہیں ان کے نام عزت سے لو۔ اگر عزت سے بلاؤ گے تو
محبت پیدا ہوگی، اسلام سے محبت ہوگی۔

نبی ﷺ نے سارے قبیلے والوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے
ایک فوج حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا تم مانو گے؟ سب نے کہا کیوں نہیں ہم نے آپ سے کبھی جھوٹ نہیں سنا
ہے۔ کہا اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کل قیامت کے دن کے عذاب سے بچانا چاہتا ہوں۔

ابولہب سمجھ گیا اب ہم کو 360 بتوں کو چھوڑنا پڑے گا صرف ایک راستہ اپنا پڑے گا، فوراً کہا تباک یا محمد
، محمد تم برباد ہو جاؤ، کیا اس لئے ہم کو جمع کئے ہو؟ تو اللہ نے سورۃ اللہب نازل کی۔ (تفسیر طبری سورۃ اللہب)

اس کے بعد کچھ صحابہ حبشہ کی طرف چلے گئے، اس کے بعد ان کو اطلاع ملتی ہے کہ مکہ میں تکلیف کم ہوئی ہے، جہاں تک پہلی ہجرت کے لوگوں کی واپسی کے متعلق جو من گھڑت قصہ مشہور ہے کہ اللہ کے رسول نے لات وعزی کی تعریف کی ہے اور سمجھوتا کیا ہے اس قصہ کو شیخ البانی، ابن حجر، قاضی عیاض، مہدی رزق اللہ، ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری، ان سب نے رد کیا ہے۔

جب تکلیف بڑھ گئی تو نبی نے کچھ اور لوگوں کو دوسری مرتبہ حبشہ بھیجا، اب کفار قریش کی ایک جماعت حبشہ کے بادشاہ کے پاس تحفہ لیکر گئے اور کہا کہ ہماری قوم کے بھگورے غلام ہیں لہذا ان کو ہمارے حوالے کیا جائے، وہاں کا بادشاہ نجاشی انصاف والا تھا، اس نے ان لوگوں کو بلا کر پوچھا تو ان صحابہ نے کہا ہم غلام نہیں ہیں بلکہ اپنے دین کو بچانے یہاں آئے ہیں، نجاشی سمجھ گیا کہ کفار قریش سازش کر رہے ہیں اس نے کہا کہ ہم ان کو نہیں بھیج سکتے، اس وقت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جو دیکھنے میں بالکل اللہ کے رسول جیسے تھے، نجاشی کے سامنے سورۃ مریم پڑھ کر سنائی، نجاشی عیسائی تھا، مریم کے بارے میں سنا تو متاثر ہو گیا۔

سوشیل بائیکاٹ

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا تین سال تک بائیکاٹ کیا گیا، سات، آٹھ اور نو ہجری، صحابہ کرام نے بعض اوقات پتے چھا کر زندگی بسر کی، 10 ویں سال چچا کا انتقال ہوا، جو کہ ایمان نہیں لائے، لیکن انہوں نے نبی ﷺ کی بہت مدد کی تھی اس لئے عذاب کم ہو گا۔ اور اسی سال خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، مؤرخین نے اس کو عام الحزن کہا یعنی غم کا سال۔ یہ نام اللہ کے رسول نے نہیں دیا، بلکہ مؤرخین نے دیا، کیوں کہ جو بھی تکلیف ہوتی تھی وہ سب اللہ کی جانب سے تھی رسول اللہ ہر تکلیف کا صبر کے ساتھ سامنا کیا کرتے تھے، آپ نے کسی کو غم کا سال قرار نہیں دیا۔

طائف کا سفر

11 ویں سال نبی ﷺ نے طائف والوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے طائف گئے۔ وہاں نبی پر حملہ ہوتا ہے، پتھر برسائے گئے خون بہہ رہا تھا، احد کے میدان سے بڑھ کر طائف میں تکلیف ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری: 3231)

نبی ﷺ جب واپس ہو گئے، واپسی میں تین خوشخبریاں ملی۔

پہلی خوش خبری

بخاری کی روایت کے مطابق فرشتہ نے دو پہاڑوں کے درمیان دبوچ لینے کا حکم چاہا، نبی ﷺ نے کہا نہیں مجھے امید ہے اگر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو ان کی اولاد ایمان لائیگی۔

ولم يفق إلا و جبريل قائم عنده، يخبره بأن الله بعث ملك الجبال برسالة يقول فيها: إن شئت يا محمد أن أطبق عليهم الأخشبين، فأتى الجواب منه عليه السلام بالعفو عنهم قائلاً: (أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئاً) (صحیح بخاری: 3231)

دوسری اور تیسری خوش خبری

دوسری خوش خبری: جنوں نے اسلام قبول کیا۔

عد اس کا واقعہ صحیح نہیں ہے۔

جب مکہ آئے تو مطعم بن عدی سے کہا پناہ دیں تو مطعم بن عدی نے پناہ دی، اس سے پتا چلا کہ غیر مسلموں سے بھی اچھے تعلقات رکھیں۔

تیسری خوش خبری: اسرا و معراج کا واقعہ پیش آیا۔

جب دنیا والے عزت نہیں کیے کرتے تو آسمان کی سیر کرائی۔

اس کے بعد مدینہ سے کچھ لوگ آکر ایمان قبول کئے۔

ہجرت

مکہ میں مدد نہیں ملی، طائف سے نہیں ملی، قریش کو پتہ چلا کہ یہ مدینہ جائیں گے، تو انہوں نے مشورہ کیا، کیا کیا جائے، نبی ﷺ کو قتل کرنے کا مشورہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے گھر میں لٹایا، کفار بھی امانتیں نبی ﷺ کے پاس ہی رکھتے تھے، دشمنی کرنے کے بعد بھی امانت نبی کے پاس رکھتے تھے۔ علی نے امانت کو واپس لوٹا دیا۔

مکہ سے نکلتے ہوئے کہا اے مکہ تو مجھے بڑا پیارا ہے اگر تیرے باسی نہ نکالے ہوتے تو کبھی نہیں نکلتا، ہجرت کا مطلب ایک ایسے مستقبل کو قبول کرنا جس میں یقین نہیں ہوتا کہ راحت ملے گی یا مشکل۔

اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنی اوڑھنی پھاڑ کر توشہ باندھا تھا۔ اسی لئے آپ کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔ غار ثور میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر جھک کر دیکھ لیں پکڑے جائیں گے، یہ صحیح ہے۔ اسماء روز آنہ توشہ لاتی تھیں یہ صحیح سند سے ثابت نہیں

رسول اللہ کی ہجرت کے دوران ابو بکر کے پیر کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا۔ کبوتر نے گھر بنایا تھا، مکڑی نے جالا بنایا تھا یہ سب واقعات صحیح نہیں ہیں۔ اور اسی طرح ہر ایک کے سر پر مٹی ڈال کر نکلنے کی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

ہجرت سے وفات تک

ہجرت سے وفات تک

پہلا سال

جب مدینہ پہنچے قبا کے پاس پڑاؤ ڈالے۔
قبا کے قریب بنو سالم کا قبیلہ تھا، بنو سالم کے لوگوں کو خیال ہوا کہ نبی ہمارے پاس کیوں نہیں آئے۔ نبی ﷺ نے بنو سالم کے لوگوں سے کہا ہم جمعہ آپ کے پاس پڑھیں گے۔ اس مسجد کا نام مسجد الجمعہ ہے۔
ایک اچھے آدمی کی پہچان یہ ہے کہ وہ لوگوں میں اصلاح کرے۔

ہجرت کے پہلے سال نبی ﷺ نے بہت زیادہ محنت کی۔

کچھ ضعیف واقعات

اسماعرضی اللہ عنہا غار ثور میں آکر 3 دن تک کھانا دیتی تھی صحیح نہیں، کبوتر کا، مکڑی کا جال، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیر میں زہر پیلے کیڑے نے کاٹا یہ صحیح نہیں ہے۔ نکلتے ہوئے یس پڑھتے نکلے یہ صحیح نہیں ہے۔ سروں پر مٹی ڈالتے گئے صحیح نہیں ہے۔

جب مدینہ پہنچے تو بچیوں نے نشید پڑھے یہ صحیح نہیں ہے، ہجرت کے موقع پر طلع البدر کی نشید پڑھنے کا واقعہ صحیح نہیں ہے۔ تبوک سے واپسی کے واقعہ کو ہجرت کے وقت کے داخلہ کے واقعات سے بعض لوگ غلط فہمی کا شکار ہوتے

پہلا سال

- ابو ایوب انصاری کے گھر میں قیام کیا۔
- نبی ﷺ مدینہ میں مسجد بنائے۔
- عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وداعی ہوئی۔
- اس سال عبد اللہ بن سلام اسلام قبول کیے۔
- اسی سال اذان شروع ہوئی۔
- اسی سال سورۃ البقرۃ نازل ہوئی۔
- مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔
- اسی سال سریہ کا استعمال کیا، نبی نے طاقت کا استعمال امن قائم کرنے کیا، ایک سو غزوہ اور سریہ ہوئے۔
- نبی ﷺ حاکم ہونے کے ناطے امن قائم کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا لہذا سیرت کے غزوات کا نظریہ برائے امن تھا نہ کہ دہشت گردی۔

دوسرا سال

- غزوة بدر الکبریٰ، صحابہ صرف 313 تھے۔
- اسی سال عید کی نماز ہوئی۔
- اسی سال علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔
- بنو قینقاع کا مدینہ سے صفایا ہوا۔
- یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کیا تھا کہ امن کے ساتھ رہیں گے لیکن انہوں نے معاہدہ کو توڑا۔

کچھ ضعیف واقعات

یہاں ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے ایک بھودی نے مسلمان عورت کا کپڑا کھینچا تو جنگ ہوئی، یہ صحیح نہیں ہے۔

بدر میں ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے صحابی نے پوچھا یہاں قیام کرنے کا فیصلہ آپ کا ہے یا اللہ کا ہے، نبی نے کہا میرا ہے تو صحابی نے کہا یہاں قیام صحیح نہیں ہے تو آپ نے فیصلہ بدلہ۔ تاریخی اصولوں کی بنیاد پر کہا کہ اسکی اصل موجود ہے

نبی ﷺ کے زمانے میں 27 غزوات ہوئے، کوئی بھی رمضان سکون سے نہیں گزرایا تو رمضان میں یار رمضان سے پہلے یا بعد میں جنگی حالات درپیش تھے ﷺ۔

تیسرا سال

- اس سال آپ ﷺ نے حفصہ اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا۔
- اسی سال حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی۔
- غزوہ احد پیش آئی، نبی ﷺ کو جیت ہوئی۔
- شراب کی تحریم نازل ہوئی۔
- غزوہ احد کے موقعہ پر یہ سبق ملتا ہے کہ نبی کا حکم کسی بھی حال میں نہیں بدلیں گے۔ تھوڑی سی مخالفت ہوئی تو جنگ کے دوران بہت تکلیف ہوئی لیکن اللہ نے آخر کار احد میں فتح نصیب فرمائی۔
- ہند نامی عورت کے حمزہ کے کلیجہ چبانے کا واقعہ صحیح نہیں ہے۔

چوتھا سال

- حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوتی ہے۔
- اسی سال ام سلمہ سے نکاح ہوا۔

پانچواں سال

- عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا گیا۔
- غزوہ احزاب کا واقعہ پیش آیا۔
- عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت پر سورۃ النور نازل کی گئی۔
- ابوسفیان نے سارے قبیلوں کو جمع کیا، مدینہ پر حملہ کیا، لیکن اللہ نے بچا لیا۔
- سلمان رضی اللہ عنہ سے غزوہ خندق کے موقعہ پر مشورہ کیا (ثبوت نہیں ملا)، لیکن
- مشورہ لینا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت تھی۔
- اس موقعہ پر ابو نعیم کا واقعہ صحیح نہیں ہے۔

چھٹا سال

- صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا۔
- لوگ کہتے ہیں کہ ہم مکی زندگی میں ہیں کچھ کا کہنا ہے کہ ہم مدنی زندگی میں ہیں لیکن اس
- اختلاف کو شیخ ابن عثمان نے حکمت سے حل فرمایا ہم صلح حدیبیہ کے احوال میں ہیں۔
- سورہ فتح نازل ہوئی۔
- بیعت الرضوان کا واقعہ پیش آیا۔
- عثمان غنی کے نام پر بیعت کا واقعہ صحیح نہیں ہے۔
- اس سال 7 (ایک تحقیق کے مطابق) بادشاہوں کو خط لکھا، اسلام کی دعوت دی۔

ساتواں سوال

- غزوہ خيبر لڑی گئی۔
- یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملا یا۔
- حضرت ماریہ کو تحفہ میں دیا جاتا ہے۔
- غزوہ ذات الرقاع پیش آئی۔
- تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

آٹھواں سال

• قریش نے معاہدہ توڑا۔

• فتح مکہ پیش آیا۔

• مکہ میں جا کر اعلان کیا آپ ﷺ نے جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا امن میں ہو گا

• یہ واقعہ کا ذکر 13 کتب حدیث میں ہے۔

• جاؤ تم آزاد ہو والی حدیث ضعیف ہے، لیکن ابن حجر نے متن کے اعتبار سے صحیح کہا ہے۔

• اور اسی سال غزوہ حنین پیش آئی۔

نواں سال

- غزوہ تبوک کا واقعہ پیش آیا۔
- نبی نے 53 سال سے 63 سال تک امت میں اتحاد اور امن قائم کرنے کی کوشش کی۔
- تبوک میں سورہ توبہ نازل ہوئی۔

دسواں سوال

• نبی ﷺ نے دو مرتبہ جبرئیل کو قرآن سنایا۔

• حجۃ الوداع کا واقعہ پیش آیا۔

• نبی کے 16 خطبات جمع کئے گئے۔

• صفر کا مہنہ آتا ہے، صفر میں سردی شروع ہوتا ہے، آخری پانچ دن سخت بیمار ہوتے

ہیں، جب ہوش آتا ہے تو نماز کے بارے میں سوال ہوتا ہے، آخری نماز مغرب کی

پڑھائی تھی۔

• آخری دن 12 ربیع الاول تھا، چاشت کا وقت تھا، بہت سخت درد ہوا، عائشہ رضی اللہ

عنہا نے مسواک چبا کر دیا، ظہر سے پہلے انتقال ہوا۔

عَلَىٰ عِلْمٍ سَلَامٌ

Arshad Basheer Madani Notes



ASK ISLAM PEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

Free Online Islamic Encyclopedia

Jazakallahu Khairan

Arshad Basheer Madani

founder of
www.askislampedia.com

00919290621633

Whatsapp